صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

یا اللہ مدد

حق چار یار

سیرت رحمت للعلمین

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(حصہ دوم)

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 07

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ، چکوال

النور منیجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

فہرست عنوانات

رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک	3
عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم:	6
رسول اللہ ﷺ کے مسلمان چچا:	7
رسول اللہ ﷺ کی مسلمان پھوپھی:	7
رسول اللہ ﷺ کے وہ صحابہؓ جو خلیفہ ہوئے:	7
رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات (اُمہاتؓ المؤمنین):	7
رسول اللہ ﷺ کی اولاد:	8
رسول اللہ ﷺ کے نواسے:	9
رسول اللہ ﷺ کی نواسیاں:	9
رسول اللہ ﷺ کے ماموں	9
رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بہن بھائی	10
رسول اللہ ﷺ کے خادم صحابہؓ و صحابیاتؓ	10
واقعات و حالات:	11
رسول اللہ ﷺ کے وزراء	12
رسول اللہ ﷺ کے قاضی	12
رسول اللہ ﷺ کے عاملین اور امراء	13
رسول اللہ ﷺ کے قاصد	13
رسول اللہ ﷺ کے کاتب	14
رسول اللہ ﷺ کے خزانچی و امین	15
رسول اللہ ﷺ کے رازدان	15
رسول اللہ ﷺ کے پہریدار	15
رسول اللہ ﷺ کے مؤذن حضرات	15
رسول اللہ ﷺ کے شعراء و نعت خوان	15
سیرت ادوار	16
رسول اللہ ﷺ کے حقوق	17
رسول اللہ ﷺ کے متعلقہ ضروری عقائد	18
رسول اللہ ﷺ کا اسلحہ	18
رسول اللہ ﷺ کے جانور	19
رسول اللہ ﷺ کے حدی خوان	19
رسول اللہ ﷺ کا ترکہ	19
مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع	20
رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی	21
رسول اللہ ﷺ سے صادر ہونے والی وحی	22
رسول اللہ ﷺ میدان جنگ میں	22
فیضانِ نبوی کے درخشندہ ستارے	24
جمالِ محمدی ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے والے اصحابؓ	24
اصحابِؓ محمد ﷺ کا دورِ تربیت	27
صحبت نبویؐ کے فیض یافتہ	30
خلافت علیٰ منہاجِ نبوت	31

☆☆☆☆

خادم اہلسنت
حافظ عبدالوحید الحنفی

ترتیب وتدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی ...... چکوال
ٹائٹل وکمپوزنگ: النور مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0334-8706701 / 0543-421803
ناشر: کشمیر بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

سیرت النبی ﷺ (حصہ دوم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلُ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم۔ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَائِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

رسول اللہ ﷺ کا حلیہ مبارک

چہرہ مبارک: انتہائی خوبصورت اور بارونق، بہت پُر گوشت اور بالکل گول نہ تھا۔ بلکہ قدرے بیضوی تھا۔ بقول ابوبکر صدیقؓ آپ کا چہرہ کیا تھا گویا چاند کا ٹکڑا۔ جابر بن سمرہؓ سے کسی نے پوچھا: حضرت ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح چمکتا تھا؟ فرمایا: نہیں، بلکہ ماہ خورشید کی طرح تاباں تھا۔

رنگت مبارک: رنگ ایسا گورا، یوں معلوم ہوتا تھا کہ چاندی ڈھلی ہوئی ہے۔

بقول حضرت علیؓ آپ کی رنگت سفید سرخی مائل تھی۔

بقول حضرت انسؓ آپ کی رنگت چونے والی یا سانولے پن کی نہ تھی بلکہ گندم گونی والی تھی۔

دانت مبارک: انتہائی خوبصورت سفید موتیوں کی مثل۔ نہ تو پیوستہ اور نہ اوپر نیچے چڑھے ہوئے۔ سامنے والے دانتوں میں ہلکی ہلکی درزیں تھیں جو

حافظ عبدالوحید الحنفی

خوبصورتی بڑھاتی تھیں۔ جب آپ ﷺ منہ مبارک کھولتے تو ان میں سے ایک نور نکلتا تھا۔

دہن مبارک: دہن کشادہ دھانے والا۔ بقول حضرت جابرؓ بن سمرہؓ کے کہ آپ کا دہن اعتدال کے ساتھ فراخ تھا۔

رخسار مبارک: رخسار بالوں سے صاف تھے۔ جب گرانی یا ناگواری ہوتی تو انار کی طرح سرخ ہو جاتے۔

ناک مبارک: آپ ﷺ کی ناک ستواں تھی، ایسی جاندار کہ پہلی نظر میں کھڑی نظر آتی۔ بقول حضرت ہندؓ کے کہ حضور ﷺ کی ناک بلندی مائل نورانی تھی۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

آنکھیں اور پلکیں مبارک: آنکھیں بڑی اور سرمگیں تھیں، لیکن سیاہ تھیں۔ اور سفیدی میں سرخ ڈورے تھے۔ شگاف کشادہ اور گوشے سرخ تھے اور پلکیں دراز تھیں۔ بقول حضرت جابر بن سمرہؓ کہ آنکھیں سرمہ کے بغیر سرمگیں تھیں۔

گردن مبارک: آپ ﷺ کی گردن اونچی تھی۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ چاندی کی بنی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔

ڈاڑھی مبارک: ریش مبارک گھنی اور بھاری اور آپ ﷺ کی ڈاڑھی کنپٹیوں سے حلق تک پھیلی ہوئی تھی۔ اطراف سے بڑھے ہوئے بال صاف فرمایا

کرتے تھے۔ ساری سیاہ تھی۔ بڑھاپے میں بھی گنتی کے بال سفید تھے۔

سر اور بال مبارک: سر بڑا تھا مگر اعتدال کے ساتھ۔ بال اکثر شانے تک دراز رہتے تھے۔ نہ تو بہت گھنگھریالے تھے اور نہ سیدھے، بلکہ کناروں سے مڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ اکثر تیل لگاتے اور دن میں ایک مرتبہ کنگھا فرماتے اور آخری عمر میں مانگ بالکل ناک کی سیدھ سے نکالتے تھے۔

قد مبارک: نہ بہت لمبا اور نہ بہت ہی چھوٹا کہ برا معلوم ہو۔ لیکن یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا، بڑے بڑے قد آور لوگوں میں بھی نمایاں نظر آتے تھے۔

سینہ مبارک: سینہ کشادہ تھا۔ شانوں پر گوشت زیادہ تھا اور جوڑوں کی ہڈیاں بڑی تھیں۔ بقول حضرت علیؓ کندھوں کے درمیان کا فاصلہ پُر گوشت تھا۔ بقول حضرت ہندؓ بن ابی ہالہ سینہ چوڑا چکلا تھا۔

مہر نبوت: شانوں کے بیچ کبوتری کے انڈے کے برابر مہر نبوت تھی۔ بظاہر ایک سرخ رنگ کا گوشت تھا، جس پر تل اور بال اگے ہوئے تھے۔ کئی خوش نصیب صحابہؓ نے اس کی زیارت کی اور بعض نے تو بوسے بھی دیئے۔

پیٹ مبارک: پیٹ اور سینہ مبارک برابر تھا۔ یعنی آپ ﷺ کا پیٹ باہر کو نکلا ہوا نہیں تھا اور سینہ سے لے کر ناف مبارک تک بالوں کی ہلکی لکیر تھی۔

کلائی اور ہاتھ مبارک: کلائیاں لمبی اور ہتھیلیاں پر گوشت اور چوڑی تھیں۔

امام اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اور انگلیاں موزوں لمبی معلوم ہوتی تھیں۔

جلد مبارک: جلد مبارک نہایت نرم تھی۔ بقول حضرت انسؓ ریشم سے زیادہ نرم جسم تھا۔

پسینہ مبارک: آپ ﷺ کے پسینہ میں خاص خوشبو تھی۔ بعض مرتبہ چہرہ پر پسینہ سفید موتی کی طرح چمکتا تھا۔ جس راستہ سے گذر ہوتا، وہ راستہ خوشبو سے مہک اٹھتا۔ صحابہؓ آپ ﷺ کو اسی مہک سے تلاش کرتے تھے۔

الغرض یہ کہ مخلوق میں آپ ﷺ حسن کی مثال آپ تھے۔ کسی دوسرے کو تشبیہ میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ
بَعْدَ اَز خُدا بزُرگ تُوئِی قِصّہ مُختَصر
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٌ

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم:

۱۔ حضرت ابوبکرؓ بن ابی قحافہ　　۲۔ حضرت عمرؓ بن الخطاب
۳۔ حضرت عثمانؓ بن عفان　　۴۔ حضرت علیؓ بن ابی طالب
۵۔ حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح　　۶۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ
۷۔ حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ　　۸۔ حضرت زبیرؓ بن العوام
۹۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص　　۱۰۔ حضرت سعیدؓ بن زید

عبدالوحید الحنفی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمان چچا:

حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب
حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمان پھوپھی:

حضرت صفیہؓ بنت عبدالمطلب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابہؓ جو خلیفہ ہوئے:

خلیفہ بلافصل حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ، خلیفہ دوم حضرت سیدنا عمر فاروق اعظمؓ، خلیفہ سوم حضرت سیدنا عثمان ذوالنورینؓ، خلیفہ چہارم حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، خلیفہ پنجم حضرت سیدنا حسنؓ، خلیفہ ششم حضرت سیدنا امیر معاویہؓ، خلیفہ ہفتم حضرت سیدنا عبداللہ بن زبیرؓ (نواسہ صدیق اکبرؓ)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات (اُمہاتؓ المؤمنین):

اُمّ المؤمنین	متوفی	مقام وفات
۱۔ حضرت سیدہ خدیجہؓ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	۱۰ نبوی	مکہ مکرمہ
۲۔ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ رضی اللہ عنہا	رمضان ۵۸ ہجری	مدینہ منورہ
۳۔ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ	۳ ہجری	مدینہ منورہ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

۴۔ حضرت سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ	شوال ۵۴ ہجری	مدینہ منورہ
۵۔ حضرت سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حی بن اخطب	۵۰ ہجری	مدینہ منورہ
۶۔ حضرت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمر فاروقؓ	۴۱ ہجری	مدینہ منورہ
۷۔ حضرت سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا (رملہ) بنت ابی سفیانؓ (حضرت امیر معاویہؓ ان کے بھائی ہیں)	۴۴ ہجری	مدینہ منورہ
۸۔ حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش بن رکاب الاسدیۃ (یہ پہلے حضرت زیدؓ بن حارثہ کے نکاح میں تھیں، جن کا ذکر قرآن میں ہے)	۲۰ ہجری	مدینہ منورہ
۹۔ حضرت سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بنت الحارث الہلالیہ (۷ ہجری میں نکاح ہوا۔ یہ حضور ﷺ کا آخری نکاح تھا۔ یہ حضرت خالدؓ بن ولید اور عبداللہ بن عباسؓ کی خالہ تھیں)	۵۱ ہجری	مکہ مکرمہ
۱۰۔ حضرت سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بنت الحارث بن ابی ضرار	۵۶ ہجری	مدینہ منورہ
۱۱۔ حضرت سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا	۵۹ ہجری	مدینہ منورہ
۱۲۔ حضرت سیدہ ریحانہ رضی اللہ عنہا بنت زید (لونڈی) خاندان بنی قریظہ		مدینہ منورہ
۱۳۔ حضرت سیدہ ماریہؓ رضی اللہ عنہا (لونڈی) خاندان بنو نظیر		مدینہ منورہ

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

رسول اللہ ﷺ کی اولاد:

حضرت خدیجہؓ الکبریٰ سے آپ ﷺ کی اولاد: تین بیٹے (۱) حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ عنہ، (۲) حضرت سیدنا طیب رضی اللہ عنہ، (۳) حضرت

سیدنا طاہر رضی اللہ عنہ۔ اور چار بیٹیاں (۱) حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا، (۲) حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا، (۳) حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا، (۴) حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا۔

اور حضرت ماریہ قبطیہؓ سے حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے:

حضرت علی بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ، حضرت محسن بن علی رضی اللہ عنہ (یہ پیدا ہوتے ہی وفات پا گئے)۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسیاں:

حضرت امامہ بنت ابوالعاص رضی اللہ عنہا (زوجہ حضرت علی المرتضیٰؓ)، حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا (زوجہ حضرت عمر فاروق اعظمؓ)، حضرت زینب بنت علی رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ بنت علی رضی اللہ عنہا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں

اسود بن عبد یغوث، عبداللہ بن ارقم عبد یغوث

رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بہن بھائی

مسروح بن ثوبیہ، حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب (جو آپ ﷺ کے چچا بھی ہیں)، ابوسلمہ بن عبدالاسد، عبداللہ بن حلیمہ سعدیہ، حذافہ بن حلیمہ سعدیہ، انیسہ بنت حلیمہ سعدیہ

رسول اللہ ﷺ کے خادم صحابہؓ وصحابیاتؓ

(۱) حضرت انسؓ نے دس سال خدمت کی۔ یہ گھریلو خادم تھے اور کہتے ہیں کہ دس سالوں میں مجھے کبھی آپ ﷺ نے نہیں ڈانٹا۔

(۲) حضرت ابن مسعودؓ نعلین (جوتوں)، مسواک اور عصاء کے محافظ تھے۔

(۳) حضرت عقبہؓ بن عامر جہنی یہ سفر میں آپ ﷺ کے خچر بردار تھے۔ بعد میں مصر کے گورنر بھی بنے۔

(۴) اسلعؓ بن شریک یہ حضرت ﷺ کے اونٹ چراتے تھے۔

(۵) حضرت سیدنا بلالؓ حضرت ﷺ کے مشہور مؤذن اور خادم تھے۔ آپؓ کے ذمہ حضرت ﷺ کے پاس آنے والے سرکاری وفود کی نگہبانی اور اخراجات کا سامان ہوتا تھا۔

اسی طرح حضرت سعدؓ مولیٰ ابی بکرؓ، حضرت ابوذر غفاریؓ، حضرت ایمنؓ بن عبید، ام ایمنؓ اور معیقیبؓ بھی خدمت گاروں میں شامل تھے۔

عبدالمجید الحنفی

واقعات وحالات:

۱۔ پھوپھی حضرت صفیہؓ کا اسلام ثابت ہے اور دوسری دو پھوپھیوں اروی اور عاتکہ کے اسلام میں اختلاف ہے۔

۲۔ ثوبیہ نے، جو ابولہب کی لونڈی تھی، کئی دن تک آنحضرتﷺ کو دودھ پلایا۔اس کے اسلام میں بھی اختلاف ہے۔

۳۔ آپﷺ کے نکاح کے دو خطبے پڑھے گئے، پہلا خطبہ ابوطالب نے پڑھا اور دوسرا ورقہ بن نوفل نے پڑھا۔ دونوں کے خطبوں کا آغاز الحمدللہ سے تھا۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

۴۔ آپﷺ کی تمام اولاد حضرت خدیجہؓ سے ہوئی سوائے حضرت ابراہیمؓ کے جو حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے ہوئے۔

۵۔ آپﷺ کے بڑے صاحبزادے حضرت قاسم تھے، جن کے نام پر آپﷺ کی کنیت ابو القاسم ہے، اتنی عمر کے ہو کر فوت ہوئے کہ گھوڑے پر سواری کر سکتے تھے۔

۶۔ آپﷺ کی صاحبزادیوں میں سے حضرت زینبؓ بڑی صاحبزادی تھیں۔اس کے بعد بالترتیب حضرت رقیہؓ، ام کلثومؓ اور فاطمہؓ ہیں۔

۷۔ ازواج مطہرات کی تعداد عام مشہور قول پر ہی لکھی ہے ورنہ روایات کا

اختلاف موجود ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ نے بھی اسی کو اختیار فرمایا ہے۔لیکن اس کے علاوہ بھی ایک ایسی تعداد ہے،جن سے آپ ﷺ کا نکاح ہوا اور طلاق دے دی اور بعض سے عقد ہی پایہ تکمیل کو نہ پہنچا۔ ان کی تعداد علامہ عبدالہادی مقدسی نے بارہ لکھی ہے۔ واللہ اعلم۔

۸۔ آپ ﷺ کے چچاؤں کی تعداد میں بھی اختلاف ہے۔ حضرت شاہ صاحب نے دس (۱۰) اور علامہ مقدسی نے بارہ (۱۲) لکھی ہے:

حارث، قثم، زبیر، حضرت حمزہؓ، حضرت عباسؓ، ابوطالب، عبدالکعبہ، حجل، غیداق، ابولہب، ضرار، مقوم

۹۔ آپ ﷺ کی پھوپھیاں چھ (۶) ہیں:

حضرت صفیہؓ، عاتکہ، اروی، ام حکیم، برہ، امیمہ

رسول اللہ ﷺ کے وزراء

آسمانوں پر: حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت مکائیل علیہ السلام

زمین پر: حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ

رسول اللہ ﷺ کے قاضی

حضرت علیؓ، حضرت معاذؓ بن جبل

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاملین اور امراء

عاملین و امراء	علاقہ
حضرت مہاجرؓ بن ابی امیہ	صنعاء
حضرت زیادؓ بن لبید	حضر موت
حضرت عدیؓ بن حاتم	بنو طے اور بنو اسد
حضرت مالکؓ بن نویرہ	بنو حنظلہ
حضرت زبرقانؓ بن بدر	بنو سعد
حضرت قیسؓ بن عاصم	بنو سعد
حضرت علاء خضرمیؓ	بحرین
حضرت ابان بن سعیدؓ	بحرین
حضرت علیؓ	نجران

عبدالوحید الحنفی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد

سفیر یا قاصد	علاقہ	مقصود الیہ
عمروؓ بن امیہ ضمری	اکسوم (حبشہ)	نجاشی
علاء بن الحضرمیؓ	بحرین	منذر بن ساوی

عبداللہؓ بن حذافہ سہمی	طیسفون (مدائن)	کسرائے فارس خسرو پرویز
دحیہؓ بن خلیفہ کلبی	القدس (یروشلم)	قیصر روم ہرقل
حاطبؓ بن ابی بلتعہ	اسکندریہ (مصر)	مقوقس
عمروؓ بن عاص	عمان	جیفر وعبد پسران جلندی
سلیطؓ بن عمرو عامری	یمامہ	ہوذہ بن علی
شجاعؓ بن وہب اسدی	غوطہ (نواح دمشق)	حارث بن ابی شمر غسانی

رسول اللہ ﷺ کے کاتب

حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر بن خطابؓ، حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت علیؓ بن ابی طالب، حضرت ابان بن سعیدؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت ارقم بن ابی الدرقمؓ، حضرت ثابت بن قیسؓ، حضرت حنظلہ بن ربیعؓ، حضرت ابو رافع القبطیؓ، حضرت خالد بن سعیدؓ، حضرت خالد بن زکوانؓ، حضرت زبیر بن العوامؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت سعد بن ابی سرحؓ، حضرت السجلؓ، حضرت عامر بن فہیرہؓ، حضرت عبداللہ بن ارقمؓ، حضرت شرجیل بن حسنہؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت علاء بن حضرمیؓ، حضرت علاء بن عقبہؓ، حضرت محمد بن مسلمہؓ، حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور حضرت عبداللہ بن زیدؓ

عبدالوحید الحنفی

رسول اللہ ﷺ کے خزانچی وامین

حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ، حضرت معیقیبؓ، حضرت بلالؓ بن رباح

رسول اللہ ﷺ کے رازدان

حضرت انس بن مالکؓ، حضرت حذیفہ بن یمانؓ، حضرت فاطمہؓ

رسول اللہ ﷺ کے پہریدار

حضرت زبیر بن العوامؓ، حضرت عباد بن بشرؓ، حضرت ابو ایوب انصاریؓ، حضرت سعد بن معاذؓ، حضرت محمد بن مسلمہؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت بلال بن رباحؓ، حضرت زکوان بن عبدالقیسؓ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

رسول اللہ ﷺ کے موذن حضرات

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور عمرؓ بن ام مکتوم نابینا صحابی مدینہ مسجد نبوی کے مؤذن تھے۔ حضرت سعد القرظیؓ قبا کے مؤذن اور حضرت ابومخذورہؓ مکہ مکرمہ مسجد الحرام کے مؤذن تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے شعراء ونعت خوان

حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ، حضرت کعبؓ بن مالک

سیرت ادوار

سن میلاد نبوی	سن ہجری	سن عیسوی	واقعات
۱ م۔ن	۹ ربیع الاول ۵۲ ق۔ھ	۲۲ اپریل ۵۷۱ء	ولادت باسعادت
۳ م۔ن	۵۰ ق۔ھ	۵۷۳ء	شق صدر درقبیلہ سعد
۵ م۔ن	۴۷ ق۔ھ	۵۷۶ء	وفات سیدہ آمنہؓ
۷ م۔ن	۴۵ ق۔ھ	۵۷۸ء	وفات جدامجد عبدالمطلب
۲۵ م۔ن	۲۷ ق۔ھ	۵۹۶ء	سیدہ خدیجہؓ سے نکاح
۳۳ م۔ن	۲۰ ق۔ھ	۶۰۳ء	حجر اسود کی تنصیب
۴۰ م۔ن	۱۷ رمضان ۱۳ ق۔ھ	۶ اگست ۶۱۰ء	بعثت مبارکہ ونزول قرآن
۴۴ م۔ن	رجب ۹ ق۔ھ	اپریل ۶۱۴ء	ہجرت اولی حبشہ
۴۹ م۔ن	عام الحزن ۴ ق۔ھ	۶۱۹ء	وصال ابوطالب،
			وصال حضرت خدیجہؓ،
			سفر طائف، معراج
۵۳ م۔ن	۲۷ صفر ۱ھ	۱۰ ستمبر ۶۲۲ء	ہجرت از مکہ،
			داخلہ غار ثور
۵۴ م۔ن	۱۲ ربیع الاول ۱ھ	۲۴ ستمبر ۶۲۲ء	داخلہ مدینہ منورہ (یثرب)
۵۴ م۔ن	۲ شعبان ۱ھ	۹ فروری ۶۲۳ء	تحویل قبلہ،
			فرضیت روزہ رمضان،

عبدالوحید الحنفی

۵۴ م-ن	۱۷ رمضان ۲ھ	فروری ۶۲۴ء	غزوہ بدر، نماز عید کا وجوب
۵۵ م-ن	۱۵ شوال ۳ھ	مارچ ۶۲۵ء	غزوۂ احد، غزوہ اخزاب
۵۸ م-ن	ذی قعدہ ۶ھ	مارچ ۶۲۸ء	صلح حدیبیہ
۵۹ م-ن	ذی قعدہ ۷ھ	مارچ ۶۲۹ء	عمرة القضاء
۶۰ م-ن	۲۰ رمضان ۸ھ	۱۲ جنوری ۶۳۰ء	فتح مکہ شریف
۶۰ م-ن	۱۱ شوال ۸ھ	یکم فروری ۶۳۰ء	غزوۂ حنین
۶۱ م-ن	رجب تا رمضان ۹ھ	اکتوبر تا دسمبر ۶۳۰ء	غزوۂ تبوک
۶۲ م-ن	۹ ذوالحجہ ۹ھ	۱۸ مارچ ۶۳۱ء	اسلام کا پہلا حج زیر امارت حضرت صدیق اکبرؓ
۶۳ م-ن	جمعہ ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ	۶ مارچ ۶۳۲ء	حجۃ الوداع
۶۳ م-ن	۸ ربیع الاول ۱۱ھ	جون ۶۳۲ء	آخری خطبہ، فضائل و اشارۂ خلافت ابوبکر صدیقؓ
۶۳ م-ن	پیر ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ	۸ جون ۶۳۲ء	وصال مبارک ﷺ

م-ن: سن میلاد نبوی ﷺ، **ق-ھ:** سن قبل از ہجرت، **ھ:** سن ہجری، **ء:** سن عیسوی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

رسول اللہ ﷺ کے حقوق

۱۔ حق عظمت کہ آپ ﷺ کو تمام انسانیت سے اہم مرتبہ دے اور مخلوق میں سے کسی کو آپ ﷺ کے ہم مرتبہ نہ جانے۔

۲۔ حق محبت کہ تمام انسانیت میں آپ ﷺ سے امتیازی محبت رکھے۔ دنیا کی تمام محبتوں کو آپ ﷺ کی محبت پر قربان کردے۔

۳۔ حق اطاعت کہ خدا کے حکم سے اپنے نبی ﷺ کی ہر بات کو بلا چوں چراں مانے اور تسلیم کرے، چاہے اس کو اس کی کتنی ہی قیمت ادا کرنا پڑے۔

رسول اللہ ﷺ کے متعلقہ ضروری عقائد

تمام انبیاء کرام انسان ہوتے ہیں۔ ان کی تعلیم اپنی امت کے لئے نمونہ ہوتی ہے۔ وہ تمام صغائر و کبائر سے معصوم ہوتے ہیں۔ تمام انبیاء کرام اپنی قبور میں روح مع الجسد حیات ہوتے ہیں۔ تمام انبیاء نے فریضۂ رسالت میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔ انبیاء کرام کا مقام عام الناس سے بہت بلند ہوتا ہے، لیکن باوجود اس کے کوئی نبی و رسول نہ تو حاضر ناظر ہے نہ ہی عالم الغیب اور نہ ہی وہ مختار کل ہوتا ہے۔

حافظ عبدالوحید الحنفی

رسول اللہ ﷺ کا اسلحہ

تلواریں نو تھیں۔ زرہیں سات تھیں۔ کمانیں چھ تھیں۔ ترکش (تیر دان) ایک، سپر (زرہ) دو، نیزے بھی دو۔

رسول اللہ ﷺ کے جانور

آپ ﷺ کے سات گھوڑے، پانچ خچر، تین گدھے، تین اونٹ اور سو بکریاں تھیں۔ جب کبھی تعداد سو سے بڑھتی تو اس کو ذبح کر دیتے اور سو کی تعداد سے بڑھنے نہ دیتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے حدی خوان

کفار پر اثر ڈالنے کے لئے بعض دفعہ بعض صحابہ کرامؓ زور سے حدی خوانی کرتے اور حضور ﷺ بڑے خوش ہوتے۔ وہ خوش نصیب صحابہؓ یہ ہیں:

عبداللہ بن رواحہؓ، انجشہؓ، عامرؓ بن الاکوع، سلمہؓ بن الاکوع

عبدالوحید الحنفی

رسول اللہ ﷺ کا ترکہ

۲ عدد یمنی چادریں اور یمنی تہبند۔ ۲ کپڑے صحاری۔ ایک کرتہ سحولی۔ ایک جبہ یمنی۔ چار منقش کوفی ٹوپیاں۔ ایک چمڑے کی تھیلی، جس میں آئینہ، کنگھا، سرمہ دانی اور قینچی ہوتی۔ ایک بچھونا چمڑے کا بنا ہوا۔ ایک برتن غسل کے لئے تھا۔ پانچ پیالے چھوٹے بڑے، بعض پتھر کے، بعض کانسی اور بعض کانچ کے تھے۔ ایک پیمانہ جس سے صدقہ فطر ناپتے۔ ایک انگوٹھی چاندی کی

جس میں نگینہ بھی چاندی کا تھا۔ دو موزے، ایک سیاہ کمبل۔ ایک عمامہ۔ اس کے علاوہ دو کپڑے جمعہ کو پہننے کے لئے۔ اور ایک تولیہ۔

مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع

۱ھ میں حضور ﷺ نے پہلی اینٹ رکھی۔ اس کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ صدیق اور حضرت عمرؓ فاروق نے اینٹ رکھی۔ اور حضرت عثمانؓ ذوالنورین اور حضرت علیؓ المرتضیٰ نے اینٹیں رکھیں۔

اس کے بعد درج ذیل مسلمان خلفاء و سلاطین نے اپنے اپنے دورِ حکومت میں مسجد نبوی ﷺ میں توسیع کرنے کی سعادت حاصل کی۔

عبدالوحید الحنفی

سن ہجری	سن عیسوی	دورِ خلافت و حکومت
۱۷ھ	۶۳۸ء	حضرت عمر فاروقؓ
۲۹ھ	۶۴۹ء	حضرت عثمان ذوالنورینؓ
۸۸ھ	۷۰۶ء	حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ
۱۶۱ھ	۷۷۷ء	خلیفہ مہدی عباسی
۸۸۶ھ	۱۴۸۱ء	سلطان قاتبائی جان
۸۹۰ھ	۱۴۸۵ء	سلطان سلیم ثانی
۱۲۲۸ھ	۱۸۱۳ء	سلطان مصر محمد علی پاشا

۱۲۳۳ھ	۱۸۱۸ء	سلطان محمود[۱]
۱۲۶۵ھ	۱۸۲۹ء	سلطان عبدالمجید خان
۱۳۶۸ھ	۱۹۲۸ء	سلطان عبدالعزیز
۱۴۳۰ھ	۲۰۰۹ء	سلطان عبداللہ بن عبدالعزیز

ان شاء اللہ یہ مبارک سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔

رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والی وحی

قرآن: "اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ سے لے کر اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ" کے دورانیہ پر نظر ڈالی جائے تو تئیس سال بن جاتے ہیں۔ اس دورانیہ کو مومنین اولین نے غنیمت جانا اور اس وحی آسمانی کو اپنے مبارک سینوں پر منتقل کرتے چلے گئے اور آئندہ نسلوں تک اس کو پہنچانے میں کسی تساہل سے کام نہیں لیا۔ اور یہی سنت شریفہ تا ہنوز جاری اور قیامت تک جاری رہے گی۔ اس لئے قرآن مجید کی ایک ایک آیت، ایک لفظ، حرف و حرکت سب محفوظ رہے ہیں۔ اور بوعدہ ربانی ہمیشہ ہمیش محفوظ رہیں گے۔ یہی ایک مسلمان کا عقیدہ اور مذہب ہونا چاہیے۔ اس پر دنیا و آخرت کی کامیابی کا مدار ہے۔ یہی اہل السنّت والجماعت کا عقیدہ اور نظریہ ہے۔

---

[۱]...... ۱۲۳۳ھ سلطان محمود نے گنبد خضری کی تعمیر کرائی اور سبز رنگ کرایا۔ اس وقت سے گنبد خضری نام پڑ گیا۔ اس سے پہلے گنبد کا رنگ سفید تھا۔

حافظ عبدالوحید الحنفی

رسول اللہ ﷺ سے صادر ہونے والی وحی

حدیث: الفاظ زبانِ نبوی کے اور معانی من اللہ ہوں تو حدیث کہلاتی ہے۔ مسلمانوں نے جس طرح قرآن مجید کی حفاظت فرمائی، بعینہٖ حدیث کی خدمت میں بھی اس قوم نے حد کر دی۔ ہزاروں احادیث کو لاکھوں سندوں سے آگے چلانا اور راویوں کے حالات پر نظر رکھ کر احادث کو مراتب پر تقسیم کرنا، یہ رسول اللہ ﷺ کا اعجاز ہی تو ہے۔ پھر ان احادیث میں سے جن احادیث پر عمل مسلسل و قول مفصل مل گیا، ان حدیثوں نے سنت کا روپ دھار لیا۔ لہٰذا ہر حدیث قابل عمل تو نہیں ہو سکتی مگر ہر سنت قابل عمل ہوتی ہے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

رسول اللہ ﷺ میدان جنگ میں

ستائیس یا انتیس غزوات میں آپ ﷺ کی شرکت ثابت ہے۔ سات میں تو آپ ﷺ نے باقاعدہ خود قتال فرمایا۔ غزوہ احد میں آپ ﷺ مجروح ہوئے، آپ ﷺ کی پیشانی پر زخم آئے اور دانت مبارک بھی شہید ہوئے۔ تین غزوات میں آپ ﷺ نے کنکروں پر دم کر کے کفار کی طرف پھینکا، جس سے ان کو شکست ہوئی۔ اس کے علاوہ جو لشکر آپ ﷺ نے روانہ فرمائے اور

خود نہ گئے، ان کی تعداد اسی سے اوپر ہے۔ آپ ﷺ کو اسلحہ سے بے پناہ محبت تھی۔ جس وقت آپ ﷺ دنیا سے جا رہے تھے اس وقت بھی آپ کے گھر میں نو تلواریں لٹک رہی تھیں۔ بہادری اور جوانمردی میں تو اپنی مثال آپ تھے۔ گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر رات کی تاریکی اور جنگی ماحول میں اکیلے نکل جایا کرتے تھے۔ اور صحابہ کرامؓ کو دلاسہ دیا کرتے۔ ایک دو غزوات میں کچھ دیر کے لئے دشمن کی طرف سے سخت حملہ میں کچھ ساتھی بکھر گئے، آپ ﷺ پھر بھی میدان جنگ میں مضبوطی سے قائم رہے۔

(ص ۳ سے ص ۲۳ تک سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے جو جو لکھا گیا گیا ہے، وہ مندرجہ ذیل کتب سے ماخوذ کیا گیا ہے:

اصح السیر از مولانا عبدالرؤف دانا پوری، رحمۃ للعلمین از قاضی سلمان منصور پوری، اٹلس فتوحات اسلامیہ از ادارہ دارالسلام لاہور، شجرۃ النبویہ از علامہ عبدالوہاب مقدسی، شجرہ اہلبیت از مولانا عبدالکریم ندیم، اہل بیت از مولانا سلمان احمد، سیرۃ الرسول ﷺ از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، بیس بڑے مسلمان از مولانا عبدالرشید ارشد، شمائل ترمذی از مولانا صوفی عبدالحمید سواتی، مرقع سیرت مرتبہ مولانا محمد عابد عمر صاحب)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

فیضانِ نبوی کے درخشندہ ستارے

جمالِ محمدی ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے والے اصحابؓ

اہل سنت کو مبارک پرچم حق چار یار

مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ لکھتے ہیں: اسلام کے نام پر جتنے گروہ اور فرقے بن چکے ہیں یا بنیں گے۔ ان میں اہل السنّت و الجماعت ہی اپنے اصول و عقائد کی بنیاد پر برحق اور نجات یافتہ فرقہ ہے۔ کیوں کہ رب کائنات نے دین حق (اسلام) اس آخری امت کے لیے بذریعہ وحی حضور خاتم النّبیین ﷺ کو عطا فرمایا۔ اور قرآن کا علم اور عمل اور دین و شریعت کے احکام و اعمال بلاواسطہ ان اہل ایمان نے حاصل کیے۔ جن کو جمالِ محمدی ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ جو صحبت نبویؐ سے فیض یاب ہوتے رہے۔ انہی سعادت مند مومنین کو اصحابِ رسول ﷺ کہا جاتا ہے۔

اہل السنّت و الجماعت ایک الہامی نام ہے جو صراطِ مستقیم پر چلنے والوں کے لئے سنت رسول اور جماعت رسول ﷺ کی نشاندہی کرتا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے خود ہی اپنے معجزانہ ارشاد **"مَا اَنَا عَلَیۡهِ وَ اَصۡحَابِیۡ"** میں اس آخری امت کو جنتی اور جہنمی کی پہچان کے لیے ایک شرعی کسوٹی عطا

فرمائی ہے کہ جنت میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو آنحضرت ﷺ کی سنت اور آپ کے اصحابؓ کے طریقہ کی پیروی کرنے والے ہوں گے۔ امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کے مکتوبات میں سے جو اقتباسات اس شمارہ میں شائع ہو رہے ہیں، ان میں بھی اہل السنّت والجماعت کے الہامی عنوان کی تشریح فرمائی ہے۔ اور اہل حق ہمیشہ اس نام و عنوان کو اختیار کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور اسی سلسلے میں دورِ حاضر کے ایک مشہور مورخ اور محقق علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

مسلمانوں میں ہر دور میں سینکڑوں فرقے پیدا ہوئے، لیکن وہ نقش بر آب تھے۔ اُبھرے اور مٹ گئے۔ جو فرقہ عموم اور کثرت کے ساتھ باقی ہے اور آج مسلمان آبادی کا کثیر حصہ بن کر اکنافِ عالم میں پھیلا ہے، وہ فرقہ اہل السنّت والجماعت ہے۔ عام طور پر اہل سنت کے معنی یہ سمجھے جاتے ہیں کہ جو شیعہ نہ ہو۔ لیکن یہ اس کا اثباتی پہلو نہیں ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کی حقیقت کو پوری طرح سمجھا جائے۔ اس لیے ہم کو اہل السنّت والجماعت کے ایک ایک لفظ کے معنی پر غور کرنا چاہیے۔

اہل السنّت والجماعت تین لفظوں سے مرکب ہے۔ اہل کے معنی اشخاص، مقلدین، اتباع اور پیرو کے یہاں ہیں۔ سنت عربی میں راستہ کو کہتے ہیں۔ اور مجازاً اصول مقررہ، رونق زندگی اور طرزِ عمل کے معنی میں آتا ہے۔

حافظ عبدالوحید الحنفی

جیسا کہ قرآن مجید میں یہ لفظ متعدد دفعہ انہی معنی میں آیا ہے۔فرمایا ہے:

وَلَنْ تَجِدُ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا (سورۃ احزاب آیت ۶۲)

اللہ کی سنت میں تم تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

وَلَنْ تَجِدُ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا (سورۃ فاطر آیت ۴۳،سورۃ فتح آیت ۲۳)

اللہ کی سنت میں تم تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

سُنَّةِ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ (سورۃ فتح آیت ۲۳)

ان کا راستہ جو پہلے گزرے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید

اسی طرح احادیث میں جو سنت کا لفظ آیا ہے اس کے معنی حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصول مقررہ اور طرزِ عمل کے ہیں۔اسی لیے اصطلاح دینی میں حضرت رسول اکرم ﷺ کی طرزِ زندگی اور طریق عمل کو سنت کہتے ہیں۔

جماعت کے لغوی معنی تو گروہ کے ہیں۔لیکن یہاں جماعت سے مراد جماعت صحابہؓ ہے۔اس لفظی تحقیق سے اہل السنّت والجماعت کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔یعنی یہ کہ اس فرقہ کا اطلاق ان اشخاص پر ہوتا ہے، جن کے اعتقادات و اعمال اور مسائل کا محور پیغمبر علیہ السلام کی سنت صحیحہ اور صحابہ کرامؓ کا اثر مبارک ہے۔یا یوں کہیے کہ جنھوں نے اپنے عقائد و اصولِ حیات اور عبادات و اخلاق میں اس راہ کو پسند کیا، جس پر رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام عمر بھر چلتے رہے۔اور آپ کے بعد آپ کے صحابہؓ اس پر چل کر منزلِ

مقصود کو پہنچے۔

(اہل السنّت والجماعت ص۱۰/۹،مجلس نشریات اسلام،ا۔کے۔۳ ناظم آباد نمبر ا کراچی نمبر ۱۸)

اصحابِ محمد ﷺ کا دور تربیت

فرقہ کی حقیقت

اہل السنّت والجماعت کے نام کی تشریح کرتے ہوئے علامہ مولانا سید سلیمان صاحب ندویؒ نے فرقہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور آج کل عموماً اس کی حقیقت سے ناواقف پڑھے لکھے لوگ اس لفظ سے گھبراتے ہیں۔ حالانکہ یہ قرآن حکیم کا لفظ ہے، جو صحابہ کرامؓ کے لئے حسب ذیل آیت میں استعمال فرمایا ہے:

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِّنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ○ (سورۃ التوبہ ع۱۵ آیت ۱۲۲)

اور (ہمیشہ کے لئے) مسلمانوں کو یہ بھی نہ چاہیے کہ (جہاد کے واسطے) سب کے سب نکل کھڑے ہوں (کہ اس میں دوسری اسلامی ضروریات معطل ہوتی ہیں) سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر ہر بڑی جماعت سے ایک ایک چھوٹی جماعت (جہاد میں) جایا کرے۔ (اور کچھ

اپنے وطن میں رہ جایا کریں) تا کہ باقی ماندہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے وقت میں آپ سے اور آپ کے بعد علمائے شہر سے) دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتے رہیں۔ اور تا کہ یہ لوگ اپنی قوم کو (جو کہ جہاد میں گئے ہوئے ہیں) جب کہ وہ ان کے پاس واپس آویں (دین کی باتیں سنا کر خدا کی نافرمانی سے) ڈراویں تا کہ وہ لوگ (ان سے دین کی باتیں سن کر برے کاموں سے) احتیاط رکھیں۔ (تفسیر بیان القرآن حضرت مولانا تھانویؒ)

آیت میں فرقہ سے مراد اصحابِ رسول ﷺ کی بڑی جماعت ہے۔

عربی اور اردو کی لغت کی کتابوں میں بھی فرقہ بمعنی جماعت وغیرہ میں آتا ہے۔ چنانچہ عربی لغت المعجم الاعظم میں ہے:

الفرقہ: لوگوں کی ایک جماعت، گروہ، غول، ٹولی، فوجی دستہ، فوج کا حصہ

اور فیروز اللغات اردو میں ہے:

فرقہ: قوم، جماعت، گروہ، فریق۔

فرقہ بندی: جماعت بنانا، کسی گروہ کی تنظیم۔

اور جیسا فرقہ یا جیسی جماعت ہو گی اس کے مطابق اس کی پیروی یا مخالفت کی جائے گی۔ اور جماعت صحابہؓ کے بارے میں تو کسی مسلمان کے لئے کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ کیوں کہ وہ محبوب خدا حضرت محمد ﷺ کی فیض یافتہ جماعت ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ سید الکائنات اور امام

عبدالوحید الحنفی

الانبیاء و المرسلین ﷺ ہیں تو آپ کی جماعت یقیناً انبیائے کرامؑ کے بعد تمام امتوں اور جماعتوں سے افضل ہے۔ چنانچہ رب العالمین نے خود ان کو خَیْرَ اُمَّۃٌ کا لقب عطا فرمایا ہے:

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (پ۴ سورۃ آل عمران ع۳ آیت ۱۱۰)

تم سب امتوں سے بہتر امت ہو، جن کو دوسرے لوگوں کی اصلاح و ہدایت کے لئے اٹھایا گیا ہے۔

اور یہ جماعت صحابہؓ ہی کی خصوصی شان ہے کہ قرآن حکیم میں حق تعالیٰ نے ان کو اپنی رضامندی کی ابدی سند عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ رَضُوْا عَنْہُ (پ۱۱ سورۃ التوبہ ع۲ آیت ۱۰۰)

یعنی اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

اور جن مومنین سے علیم بذات الصدور خدائے عزوجل نے ان پر راضی ہونے کا اعلان فرمایا ہے، وہ یقیناً مابعد کی امت کے لئے معیارِ حق ہوں گے۔ کفر و باطل کے غبار سے ان کا دامن پاک ہو گا۔ وہ خلوص وللّٰہیت کا پیکر ہوں گے۔ ان کی پیروی میں صراط مستقیم پر چلنا نصیب ہو گا۔ یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ صحابہ کرامؓ دین کے اصول وعقائد میں بالکل متفق ہیں۔ اگر ان کا اختلاف ہے تو صرف فروعی اور اجتہادی مسائل میں ہے۔ اور یہ مسلمان اہل السنّت والجماعت ہی کی خصوصیت ہے کہ وہ تمام صحابہ کرامؓ کو

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

برحق اور جنتی مانتے ہیں۔ کسی صحابی کے بارے میں بھی اپنے دلوں میں تکدر نہیں رکھتے۔ حسب ارشادِ نبوی ان کو نجوم ہدایت مانتے ہیں۔

صحبت نبویؐ کے فیض یافتہ

چار یارؓ

انبیائے کرامؑ سب معصوم ہیں۔ لیکن ان میں بھی فرق مراتب ہے۔

چنانچہ فرمایا:

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ط (پ۳ سورۃ البقرہ آیت ۲۵۳)

یہ ہمارے رسول ہیں، ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔

اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مراتب بھی متفاوت ہیں۔ مہاجرینؓ، انصارؓ سے افضل ہیں اور انصارؓ دوسرے صحابہؓ کرام سے افضل ہیں۔ اسی طرح بیعت رضوان والے دوسرے صحابہؓ سے افضل ہیں۔ پھر ان میں اصحابِ بدر افضل ہیں۔ اور پھر عشرہ مبشرہ افضل ہیں۔ اور ان عشرہ مبشرہؓ میں سے بھی اصحابؓ اربعہ (چار یارؓ) افضل ہیں۔ یعنی امام الخلفاء حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذوالنورین اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہم۔ اور یہی چار یار آنحضرت ﷺ کے بعد مسند خلافت

موعودہ پر متمکن ہوئے ہیں۔ اور ان کی باہمی فضیلت ترتیب خلافت کی بنا پر ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ازالۃ الخفاء میں ان خلفائےؓ اربعہ کی افضلیت کے دلائل پیش فرمائے ہیں۔ اور قرۃ العین میں خصوصاً حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی افضلیت کو محققانہ طور پر ثابت کیا ہے۔

خلافت علیٰ منہاجِ نبوت

حق چار یارؓ

عبدالمجید الحنفی حافظ بدرم اہلسنّت

فرقہ اثنا عشرہ والے حضرت علی المرتضیٰؓ وغیرہ چند صحابہؓ کے علاوہ باقی تمام جماعت صحابہؓ کے مخالف ہیں۔ اور خلفائےؓ اربعہ میں سے پہلے تین خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان ذوالنورینؓ کی خلافت راشدہ بلکہ ان کے ایمان و اخلاص کے بھی منکر ہیں۔ العیاذ باللہ۔ اور خارجی فرقہ کے لوگ چوتھے خلیفہ راشد حضرت علی المرتضیٰؓ کی خلافت اور ان کے ایمان و اخلاص کے منکر ہیں۔ اور چونکہ اہل السنّت والجماعت ان چاروں خلفاء کو برحق مانتے ہیں بلکہ ان کی خلافت کو حسب آیت تمکین اور حسب آیت استخلاف قرآن کی موعودہ خلافت راشدہ تسلیم کرتے ہیں، اس لئے قرآن کی اس موعودہ خلافت راشدہ کے مصداق چار

یار کی حقانیت کا ''حق چار یارؓ'' کے الفاظ سے اعلان و اظہار کرتے ہیں۔ اور چار یارؓ یا حق چار یارؓ کی اصطلاح تحریک خدام اہل سنت نے وضع نہیں کی بلکہ صدیوں سے یہ اصطلاح اہل السنّت والجماعت میں مقبول و مشہور ہے۔

۱۹۳۶ء کی لکھنؤ مدحِ صحابہؓ ایجی ٹیشن میں امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے جانباز احرار جلوس میں اس شعر کی گونج پیدا کرتے تھے: ؎

جن کا ڈنکا بج رہا تھا چار سو لیل و نہار
ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ چار یار

(ماخوذ ماہنامہ حق چار یارؓ لاہور ج اش ا)

خادم اہل سنت حافظ عبدالوحید الحنفی

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت
عبدالوحید الحنفی
ساکن اوڈھروال ضلع چکوال

☆☆☆☆

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں
النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ پنوال روڈ چکوال 0334-8706701، zedemm@yahoo.com